دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31884

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گورنمنٹ نے سکول ملازمین کیلئے ایک سکیم نکالی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ جو ملازم جس بنک سے تنخواہ لیتا ہے وہی بنک اسکو مکان کیلئے جگہ بھی خرید کر دیتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ جگہ کا انتخاب ملازم خود کرتا ہے اور وہ زمین کم سے کم پانچ (۵) مرلہ ہوتی ہے پھر وہ بنک کو بتاتا ہے کہ میں نے یہ زمین خریدنی ہے بنک والے آکر وہ زمین دیکھتے ہیں اور زمین خرید کر کاغذات اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور ملازم بنک کو زمین کے پیسے قسطوں کی صورت میں ادا کرتا ہے وہ اس طرح کہ بنک پہلے پانچ سالوں میں پانچ فیصد نفع رکھتا ہے (یعنی اگر ملازم نے پانچ سالوں میں ایک لاکھ پانچ ہزار جمع کرائے ہیں تو پانچ ہزار بنک خود رکھے گا) اور دوسرے پانچ سالوں میں وہ فیصد بڑھ کر ٪6 ہو جائے گا اور تیسرے پانچ سالوں میں ٪10 ہو جائے گا یعنی جیسے جیسے پانچ سال بڑھتے جائینگے ایسے ایسے ٪2 بڑھتا جائے گا اب بنک والے کہتے ہیں یہ سکیم ملازمین کیلئے ہے اسمیں سود نہیں ہے شریعت کی روشنی میں جواب مطلوب ہے کہ یہ سود ہے یا نہیں۔

السائلہ

ام عبد اللہ

الجواب حامداً و مصلیاً

یہ سودی سکیم ہے ناجائز ہے احکام اسلام سب کیلئے برابر ہوتے ہیں خواہ ملازم ہو یا غیر ملازم۔

بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ ۱/۱

أما ما یفعله بعض الناس من تحدید ثمن البضاعة علی أساس أنه جزء من فوائد التأخیر فی الأداء فانه باصراح وھذا مثل ان یقول البائع بعتک ھذہ البضاعة بثمانی ربیات نقدا فإن تأخرت فی الأداء الی مدة شھر فعلیک ربیتان علاوة علی الثمانیة سواء سماھما فائدة اولا فانه لا شک فی کونه معاملة ربویة لأن ثمن البضاعة انما تقرر کونه ثمانیة وصارت ھذہ الثمانیة دینا فی ذمة المشتری فما یتقاضی علیه البائع من الزیادة فانه ربا لاغیر۔

جاری ہے

Scanned with CamScanner

وفی السنن الکبریٰ ۵/۳۵۰

عن فضالۃ بن عبید صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال

کل قرض جر منفعۃ فھو وجہ من وجوہ الربا

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

محمد شعیب کورٹادوی

از دار الافتاء دار العلوم کیرو الا

۱۸/۶/۱۴۴۲ھ   1/٢/2021

الجواب صحیح

[illegible]